REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ـــ ۲۴ شمارہ ـــ ۳۹

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ

سالانہ	۱۵ روپے
ششماہی	۸ روپے
ممالکِ غیر	۳۰ روپے
فی پرچہ	۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۱۸ ر رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ ۲۵ ر تبوک ۱۳۵۴ ہش ۲۵ ر ستمبر ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ ر ستمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لندن سے مورخہ ۱۵ ر ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت گزشتہ ہفتہ کے آخر میں قدرے خراب تھی جس کی وجہ سے حضور خطبۂ جمعہ بھی ارشاد نہ فرما سکے ۔ اب حضور کی صحت قدرے بہتر ہے ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی و درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۲۲ ر ستمبر ۔ حضرت مولینا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع درویشان کرام خیریت سے ہیں

قادیان ۲۲ ر ستمبر ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عنقریب قادیان پہنچنے والے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے آمین ۔

قادیان ۲۲ ر ستمبر ۔ ہفتہ زیر اشاعت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تین روز قرآن کریم کا درس دیا بعدہٗ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل نے بھی تین روز درس دیا ۔ کل سے مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری درس شروع کر رہے ہیں ۔

ملفوظاتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ خدا وہ ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دے

"یقیناً سمجھو کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالیٰ کا الہام ہے جو خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں کو ملا ۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے یہ ہرگز نہ چاہا کہ آئندہ اس الہام پر مہر لگا دے ۔ اور اس طرح پر دنیا کو تباہ کرے ۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں ۔ ہاں اُن کو اُن راہوں سے ڈھونڈو تب وہ آسانی سے تمہیں ملیں گے ۔ وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا ۔ اور مناسب مقام پر ٹھہرا ۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے ۔ تا تم اس پانی کو پی سکو ۔ یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو ۔ پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ ملے اس طرف دوڑے ۔ جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو اس راہ کو اختیار کرے ۔ دیکھتے ہو کہ ہمیشہ آسمان سے سچی روشنی اُترتی اور زمین پر پڑتی ہے ۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اُترتا ہے ۔ انسان کی اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو نہیں بخش سکتیں ۔ کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلّی کے پا سکتے ہو ۔ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس جگہ بھی دیکھ لو ۔ مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں ۔ ہمارے کان گو شنوا ہوں تاہم اس ہوا کے حاجت مند ہیں جو خدا کی طرف سے چلتی ہے ۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے جو خاموش ہے اور سارا مدار ہی ہماری اٹکلوں پر ہے ۔ بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیوے ۔ آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں ۔ عنقریب صبح صادق ہونے والی ہے ۔ مبارک وہ جو اُٹھ بیٹھیں ۔ اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں ۔ وہی خدا جس پر کوئی گردش اور حمک نہیں آتی ۔ جس کے جلال پر کبھی حادثہ نہیں پڑتا ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یعنی خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نور ہے ۔ آفتاب کا وہی آفتاب ہے ۔ زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے ۔ سچا اور زندہ خدا وہی ہے ـــــ

مبارک وہ جو اس کو قبول کرے" ـــ !!

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ تبوک ۵۴ ۱۳ ہش

عربوں کے خلاف یاجوج ماجوج کی طرف سے ایک نیا فتنہ

مصر۔ اسرائیل کے درمیان عبوری سمجھوتہ

عربوں کے لئے اسرائیل حکومت کی صورت میں اقوام یاجوج ماجوج نے ایک عظیم شر اور فتنہ پیدا کر رکھا ہے۔ اور اب یہ قومیں اسرائیل کی مضبوطی اور عربوں کو کمزور کرنے کے لئے مزید فتنے پیدا کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ ایک نیا فتنہ مصر اور اسرائیل کے درمیان ایک سمجھوتہ کے ذریعہ پیدا کیا گیا ہے۔ یہ سمجھوتہ ماجوج یعنی امریکہ کے خارجہ سکریٹری کی کوششوں سے طے پایا ہے — اس سمجھوتہ کی بعض اہم دفعات یہ ہیں :—

"جمہوریہ مصر اور اسرائیل اس امر پر رضامند ہیں کہ ان کے درمیان کوئی تنازعہ فوجی طاقت سے نہیں بلکہ پُر امن طور پر طے کیا جائے گا۔ اور دونوں حکومتیں باہمی گفت و شنید کے ذریعہ امن کا مستقل اور معقول سمجھوتہ کر لیں گی۔ دونوں حکومتیں یہ بھی اقرار کرتی ہیں کہ وہ ایک دوسرے کی فوجی ناکہ بندی نہیں کریں گی۔ اور نہ ہی اِس کی دھمکی دیں گی۔ دونوں حکومتیں خشکی، سمندر اور فضاء میں جنگ بندی قائم رکھیں گی۔ اور ایک دوسرے کے خلاف ہر قسم کے فوجی اور نیم فوجی اقدامات سے گریز کریں گی۔ اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج بدستور اس علاقہ میں متعین رہے گی۔ تین نگران اسٹیشن قائم کئے جائیں گے جن کے نگران امریکی غیر فوجی ہوں گے۔ یہ امریکی افراد نگران اسٹیشنوں کی کارکردگی کی تصدیق کریں گے۔ اور بے ضابطہ کارروائیوں کے بارہ میں متعلقہ پارٹیوں اور اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کو اطلاع دیں گے۔ سمجھوتہ کے ماتحت کام کرنے والے امریکیوں کی تعداد دو صد سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس معاہدہ میں ایک اہم دفعہ یہ بھی ہے کہ اسرائیل جانے یا وہاں سے آنے والے غیر فوجی سامان کو نہر سویز سے گزرنے دیا جائے گا۔"

اس معاہدہ پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ حکومتِ اسرائیل کی مضبوطی کے سامان کئے گئے ہیں اور امریکہ نے سینائی میں خود اپنے پاؤں مضبوط کئے ہیں۔ مصر کے مقابلہ میں اسرائیل کو زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے کیونکہ اسرائیل ایک عرصہ سے اس امر کا خواہشمند تھا کہ تمام مسائل باہمی بات چیت سے طے کئے جائیں۔ نیز نہر سویز کو استعمال کرنے کا زرّیں موقع مل گیا ہے اور عربوں کے اتحاد پر ضرب لگائی گئی ہے۔

اس سمجھوتہ کے بارہ میں دیگر عرب ممالک کا ردِّ عمل بھی مذکورہ نتائج کی طرف ہی راہنمائی کرتا ہے۔ چنانچہ فلسطینیوں نے صاف کہا ہے کہ یہ معاہدہ ہمارے خلاف ایک سازش ہے۔ شام۔ اردن لیبیا اور عراق کا ردِّ عمل بھی اسی قسم کا ہے۔ شام کی حکمران بعث پارٹی کے ایک اجلاس میں اس معاہدے پر غور کرنے کے بعد بتایا گیا ہے کہ :—

"اس معاہدے کے نتیجہ میں مصری محاذ بالکل جام ہو جائے گا۔ کیونکہ مصر نے سینائی کا بیشتر حصّہ اور دوسرے عرب علاقے اسرائیل کے قبضہ میں ہونے کے باوجود طاقت اور فوج نہ استعمال کرنے کا عہد کیا ہے۔ اور اس طرح ہم اسرائیل کے مقابلہ میں تنہا رہ گئے ہیں۔ اس سمجھوتہ کے ذریعہ عرب اتحاد کے اہم کاز کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اسرائیل کو مصری علاقہ کے اندر محفوظ سرحدیں دے دی گئی ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ امریکہ کو اس تنازعہ کا ایک فریق بنا کر اس کو مصر میں قدم جمانے کا موقع مل گیا ہے۔"

ہمیں سیاسیات سے تو دلچسپی نہیں البتہ یاجوج اور ماجوج کی کی طرف سے پیدا کئے جانے والے اس قسم کے فتنوں کے سلسلہ میں الٰہی نوشتوں سے ضرور دلچسپی ہے۔ ان نوشتوں کی روشنی میں ہمارا یہ خیال ہے کہ عارضی جنگ بندی کی وجہ سے مصر کو کچھ فوائد ضرور حاصل ہوں گے لیکن اس معاہدے کی وجہ سے عربوں اور اسرائیل میں جنگ کا کلّی خاتمہ نہیں ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ معاہدہ کرکے اسرائیل نے اپنی جنگی تیاریوں کے لئے کچھ وقت حاصل کر لیا ہے۔ تا امریکہ کی مدد سے اپنے آپ کو زیادہ مضبوط کر سکے چنانچہ معاہدے سے قبل ہی امریکہ ۲۵۰ کروڑ ڈالر کا اسلحہ دینے کا اسرائیل سے وعدہ کر چکا ہے۔ جب کہ مصر کو دی جانے والی امداد صرف ۸۰ کروڑ ڈالر ہے —!

الٰہی نوشتے یہ بھی بتاتے ہیں کہ یاجوج اور ماجوج عرب سیاست سے علیحدہ نہیں ہوں گے۔ بلکہ عربوں کے دشمن بن کر اُن کو نقصان پہنچانے کے درپے رہیں گے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خطبہ دیا اور صحابہ کرامؓ کو یاجوج اور ماجوج کے متعلق فرمایا :—

"آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی تمہارا دشمن نہیں رہا حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ آپ لوگوں کو متواتر اپنے کئی دشمنوں سے لڑنا پڑے گا۔ تا وقتیکہ یاجوج اور ماجوج ظاہر ہو جائیں گے (گویا جب یاجوج اور ماجوج ظاہر ہوں گے تو مدافعانہ جنگیں بند ہو جائیں گی اور یاجوج ماجوج کی دشمنی شروع ہو جائے گی۔) یہ لوگ چوڑے چہروں والے ہیں۔ ان کی آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کی ڈاڑھیوں اور سر کے بال بھورے رنگ کے ہیں۔ یہ ہر بلندی پر دوڑ کر چھا جائیں گے۔"

(اس روایت کو احمد اور طبرانی نے بیان کیا ہے)

اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حلیہ بیان فرمایا ہے یہ روسی اقوام کا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یاجوج و ماجوج کے ظہور پر اسلام کی مدافعانہ جنگیں تو ختم ہو جائیں گی لیکن یاجوج و ماجوج کی طرف سے سیاسی فتنوں کی صورت میں مسلمانوں سے دشمنی شروع ہو جائے گی۔ جو اس وقت ہو رہی ہے۔

پس مصر اور اسرائیل سمجھوتہ ماجوج یعنی امریکہ نے اپنے مفاد اور عربوں کو کمزور کرنے کے لئے ایک فتنے کی صورت میں قائم کیا ہے۔ اور اب ان کے بالمقابل یاجوج یعنی روس، عرب کے دیگر ممالک کی طرف اپنی امداد کا ہاتھ بڑھائے گا۔ انہیں اسلحہ مہیا کرے گا۔ اور ان پر اپنا اثر قائم کرنے کی پوری پوری کوشش کرے گا۔ اور اس کا مقصد بھی عربوں کو کمزور کرنا اور ماجوج کے مقابلہ میں اپنا مفاد حاصل کرنا ہوگا۔ اور اس طرح شام کے محاذ کو وہ اسرائیل کے مقابلہ پر کھلا رکھنے کی کوشش کرے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے بھی یہ واضح ہے کہ مسلمانوں کے یہود سے مقابلے شام کے محاذ سے ہوں گے۔ (باقی آئندہ)

(بشیر احمد دہلوی)

درخواستِ دُعا مکرم محمود احمد صاحب بھٹی کے لڑکے عزیز ایاز احمد صاحب بھٹی اور بھتیجی عزیزہ رقیہ بیگم صاحبہ نے ہائر سکنڈری کا امتحان دے کر بفضلہ تعالےٰ اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے الحمدللہ۔ اب کالج میں داخلہ لینے والے ہیں۔ مزید کامیابیوں کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ مکرم محمود احمد صاحب بھٹی نے اعانت بدر میں ۱۰/ روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۲/ روپے ادا کئے ہیں۔ خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۱۶ ر اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج صبح ساڑھے ۹ بجے مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے۔ اور سوا بجے دوپہر تک مسلسل کام میں مصروف رہے۔ اس عرصہ میں حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ مشن کے کام اور جماعتی امور کو بہتر رنگ میں سرانجام دینے کے سلسلہ میں ہدایات جاری فرمائیں۔ نیز متعدد احباب کو ان کی درخواست پر انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

پونے چھ بجے شام حضور نے امام مسجد لنڈن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی معیت میں مسجد میں تشریف لاکر مکرم سید اقبال شاہ صاحب کی صاحبزادی عزیزہ سیدہ شاہدہ نسرین سلمہا کا نکاح عزیز سید منصور شاہ سلمہٗ ابن محترم سید ناصر شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ تین ہزار پونڈ حق مہر پر فرمایا۔

نکاح کا اعلان کرنے سے قبل حضور نے ایک مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا:-
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں اس وقت میں نے قرآن مجید کی جن آیات کی تلاوت کی ہے۔ ان میں ایک بات یہ بیان کی گئی ہے۔ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (الاحزاب آیت ۷۱) یعنی وہ بات کہو جو پیچدار نہ ہو۔ بلکہ صاف سیدھی اور سچی ہو اگر ایچ پیچ کی بات کی جائے تو ایکدوسرے پر اعتماد نہیں رہتا۔ اور ایسی صورت میں باہم سچے اور حقیقی تعلق کا قیام ناممکن ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے ہر معاملہ میں اور خاص طور پر ازدواجی تعلقات کے قیام کے سلسلہ میں قول سدید پر بہت زور دیا ہے۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو اسلام اچھے اور خوشی اور خوشحالی کے آئینہ دار تعلقات کے قیام کے سلسلہ میں بہت باریکیوں میں گیا ہے۔ اور اس بارہ میں اس نے بہت تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ اور ان سب ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا۔ اس ضمن میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اصل چیز تو دعا ہے۔ جس کا سہارا لینا چاہیئے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے بہت بابرکت کرے دونوں ہی کو اس کے نتیجہ میں دین و دنیا کی حسنات ملیں اور احمدی ہونے کی حیثیت میں ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ عزیز بچے اور عزیزہ بچی کو انہیں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اس مختصر خطبہ کے بعد حضور نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور پھر اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے نکاح پڑھانے کے بعد جب حضور واپس تشریف لے جا رہے تھے۔ تو بہت سے احباب حضور کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عرض کرنے کی غرض سے مشن ہاؤس کے سامنے جمع ہو گئے۔ حضور نے ازراہ شفقت ان کے درمیان کھڑے ہو کر ان سے باتیں شروع کر دیں گفتگو کا یہ سلسلہ طول پکڑتا گیا۔ اور حضور کھڑے کھڑے مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ تک انہیں بہت ہی میٹھے اور پیارے انداز میں ارشادات سے نوازتے رہے۔ احباب حضور کے گرد حلقہ باندھے کھڑے بڑے اشتیاق کے ساتھ حضور کی باتیں سنتے رہے ادھر حضور کو بھی احباب سے باتیں کرنے میں طبعاً اتنی فرحت محسوس ہو رہی تھی کہ حضور کو مسلسل کھڑے رہنے کی وجہ سے ہو نیوالی کوفت اور تھکان کا احساس ہی نہ ہوا آخر ساڑھے سات بجے شام گفتگو کا یہ پُر لطف سلسلہ ختم ہوا۔ اور حضور احباب سے رخصت ہو کر اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔ بعد میں دوسرے احباب جو اس گفتگو سے مستفیض نہ ہو سکے تھے۔ اپنی محرومی پر افسوس کا اظہار کرتے رہے۔ اس کے سوا گھنٹہ بعد یعنی پونے نو بجے شام حضور نے مسجد فضل لنڈن میں تشریف لاکر مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کیں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نمازیں مکرم امام صاحب مسجد لنڈن نے پڑھائیں۔ اور حضور نے گھٹنوں میں کسی قدر سختی کی تکلیف کے باعث خود محراب میں کرسی پر بیٹھ کر نمازیں پڑھیں۔

۱۷ ر اگست ۱۹۷۵ء بروز اتوار

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج صبح ساڑھے نو بجے مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور ۱۲/۱ ۲ بجے تک وہاں تشریف فرما رہے۔ اس دوران حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ متعدد احباب جماعت کو انفرادی طور پر ملاقات کا شرف بخشا۔ بعدہٗ حضور نے ۲۰ منٹ تک مشن ہاؤس کے پرنٹنگ پریس کا معائنہ فرمایا۔

آج سہ پہر اسپین کے ایک نو مسلم احمدی سینور عطاء الرحمٰن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی غرض سے آئے وہ Puertollano نامی شہر کے رہنے والے ہیں اسلام قبول کرنے سے پہلے وہ Julio Tozmedians کے نام سے موسوم تھے آج شام پونے چھ بجے جب حضور سیر کی غرض سے باہر تشریف لائے تو سینور عطاء الرحمٰن صاحب کو شرف ملاقات بخشا۔ اور ان سے کچھ دیر باتیں کیں۔

پھر حضور مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن اور متعدد دیگر احباب کی معیت میں مسجد فضل لنڈن سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر Roehmton Park تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نے اس جگہ کا معائنہ فرمایا۔ جہاں اگلے ہفتہ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کا گیارہواں سالانہ جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جب حضور اس جگہ کا معائنہ کرنے کی غرض سے پارک میں سے گزر رہے تھے۔ تو وہاں ایک انگریز فیملی بیٹھی ہوئی تھی وہ لوگ حضور کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ان میں سے ایک شخص نے مکرم امام صاحب مسجد لنڈن سے حضور کے بارہ میں دریافت کیا کہ یہ بزرگ کون ہیں۔ یہ امر انگریزوں کے مزاج اور عام رواج کے خلاف ہے کہ وہ کسی کے بارہ میں اس طرح دریافت کریں۔ لیکن وہ لوگ حضور کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنے طریق کے خلاف دریافت کئے بغیر نہ رہ سکے جب مکرم امام صاحب مسجد لنڈن نے انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے متعلق تفصیل سے بتایا تو انہوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ اور اس وقت تک احتراماً کھڑے رہے جب تک کہ حضور ان کے سامنے سے گزر کر آگے نہ چلے گئے حضور نے جلسہ کے انعقاد کی جگہ کا معائنہ فرمانے اور جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمانے کے بعد Roehamton Park کے اس وسیع و عریض گراؤنڈ جو یوبلین کے نام سے موسوم ہے نصف گھنٹہ تک چہل قدمی فرمائی آج کی سیر میں مکرم ڈاکٹر داؤد خاں بشارت اکبر صاحب ایم۔ آر۔ سی۔ پی کو بھی حضور کی معیت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضور چہل قدمی کے دوران ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے روہمپٹن پارک سے واپس تشریف لاتے ہوئے حضور نے موٹر میں تشریف فرما رہ کر Reich mond Park کے مختلف حصوں کی سیر کی۔ اور پھر سوا سات بجے مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور نے مسجد میں تشریف لاکر مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں نمازیں مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن نے پڑھائیں۔ نمازیں ادا کرنے کے بعد مسجد سے قیام گاہ تشریف لے جاتے ہوئے حضور نے مکرم عبد السمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا اور مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد محمود زیورک سے کچھ دیر باتیں کیں۔ یہ دونوں احباب لنڈن میں کچھ عرصہ قیام کرنے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے بعد عنقریب سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے تشخیص ابھی جاری ہے۔ الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہیں۔ اور ان کے لئے دن رات دعاؤں میں مصروف ہیں۔ احباب جماعت بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفاء کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر۔ غلبہ اسلام کے مقصد میں عظیم الشان کامیابی۔ اور کامیاب و بامراد مراجعت کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ احباب جماعت کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو اور سدا اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

۱۸ ر اگست ۱۹۷۵ء بروز پیر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج ساڑھے دس بجے مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے

اور ۱/۲ ۱۲ بجے دوپہر تک ڈاک ملاحظہ فرمانے اور آمدہ خطوط پر ہدایات تحریر فرمانے کے علاوہ حضور نے مکرم نیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لنڈن کو متعدد خطوط کے تفصیلی جواب املاء کرائے۔ مزید براں حضور نے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن کو شرفِ ملاقات بخشا اور تبلیغ اسلام اور جماعتی امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا اور ان کی راہنمائی فرمائی۔ نیز حضور نے برٹش میوزیم لائبریری سے بدھ مت کی بعض قدیم کتب کے حوالے حاصل کرنے کے انتظامات کرنے کے بارہ میں ہدایات دیں چنانچہ فوری طور پر اس کا انتظام کیا گیا۔ اور سید ناصر احمد سفیر صاحب اور خاکسار مسعود احمد دہلوی نے لائبریری جا کر مطلوبہ حوالہ جات حاصل کئے حضور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق سیر کی غرض سے چھ بجے شام بذریعہ موٹر کار مشن ہاؤس سے سترہ میل دور ایک قدرتی جھیل دیکھنے تشریف لے گئے۔ جو ورجینیا واٹر کے نام سے موسوم ہے۔ حضور نے جھیل کے کنارے کے ساتھ ساتھ قریباً پون گھنٹہ چہل قدمی فرمائی۔ جھیل میں مختلف قسم کے آبی پرندے تیر رہے تھے اور بعض لوگ مچھلیاں پکڑنے کی ہمہ آزما کوشش کر رہے تھے۔ حضور نے چہل قدمی کے دوران ان پرندوں کی اقسام ان کی جبلی خاصیتوں اور گوشت پوست میں پائے جانے والے خواص پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالی حضور ۱/۲ ۸ بجے شام مشن ہاؤس واپس تشریف لے گئے۔

مشن ہاؤس میں حضور کی زیارت سے مشرف ہونے کی غرض سے بہت سے احباب جمع تھے۔ ان میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب بھی شامل تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف پندرہ اگست بروز جمعہ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے ٹریسٹ (اٹلی) سے تشریف لائے۔ حضور نے موٹر سے اترنے کے بعد چند منٹ تک کھڑے کھڑے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف سے گفتگو فرمائی۔ اور پھر قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

پونے نو بجے شام حضور نے مسجد فضل لنڈن میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔ نمازیں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام صاحب مسجد لنڈن نے پڑھائیں۔ اور حضور نے کرسی پر بیٹھ کر نمازیں پڑھیں مسجد نمازیوں سے پُر تھی جو لنڈن اور قرب و جوار کے علاقوں سے موٹر کاروں کے ذریعہ آئے تھے۔

حسبِ معمول رات ساڑھے دس بجے حضور مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لا کر مشن ہاؤس میں مقیم خدام کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ اور کچھ دیر مختلف موضوعات پر گفتگو فرمانے کے بعد ڈرائنگ روم میں تشریف لے جا کر جماعت احمدیہ پاکستان کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۹۷۴ء کی متحرک اور با آواز رنگین فلم ملاحظہ فرمائی۔ اس موقعہ پر بعض دوست جنہیں فلم کی نمائش کا پہلے سے علم تھا۔ اور وہ خدام جو رضاکارانہ طور پر مشن ہاؤس میں خدمت بجا لا رہے تھے موجود تھے۔ فلم گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سید ناصر احمد صاحب سفیر ابن مکرم سید سفیر الدین بشیر احمد مرحوم سابق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی گھانا مغربی افریقہ) متعلم امپیریل سائنس کالج لنڈن نے تیار کی تھی۔ اور ان کے بڑے بھائی سید طاہر احمد صاحب نے پراجیکٹر کے ذریعہ دکھائی۔ ۳۰ منٹ کی یہ فلم جلسہ سالانہ کے مختلف مناظر بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم نسیم سیفی صاحب کی تقاریر کی بعض جھلکیوں اور جلسہ گاہ کے بعض ایمان افروز مناظر کے علاوہ بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے وہاں کے اصلی باشندوں کے اعزاز میں منعقد ہونے والی تقاریب اور مقامی احباب کی طرف سے انہیں راہ چلتے خوش آمدید کہنے اور ان سے مصافحہ و معانقہ کرنے کے وجد آفرین نظاروں پر مشتمل تھی۔

حضور نے فلم ملاحظہ فرمانے کے بعد فلم کے بعض ٹیکنیکی نقائص اور مختلف مناظر کی ناقص ترتیب کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس فلم سے مجھے پتہ چلا ہے کہ ہمارے احباب، غیر ملکی احباب کے ساتھ اخلاص و محبت کا اظہار کرنے میں انہیں کچھ کم پریشان نہیں کرتے۔ اگر ہر راہ چلتا بھائی اپنے بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے بھائیوں سے اس طرح معانقہ کرے جس طرح فلم میں دکھایا گیا ہے۔ تو ان میں سے ہر ایک کو ہزاروں معانقے کرنا پڑیں گے۔ اور یہ امر ان کے لئے خوشی کے ساتھ ساتھ تکلیف کا موجب ہوگا۔ ہمارے دوستوں کو محبت و اخلاص کا مظاہرہ ضرور کرنا چاہیئے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اخلاص کا اظہار ان کیلئے تکلیف اور پریشانی کا موجب نہ بنے۔

فلم ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور اپنے خدام کے درمیان مزید کچھ دیر تشریف فرما رہے اور انہیں بہت میٹھے اور دل موہ لینے والے انداز میں نصائح سے سرفراز کرنے کے بعد ساڑھے گیارہ بجے شب قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

۱۹ر اگست ۱۹۷۵ء بروز منگل

حسبِ معمول نماز فجر تلاوت قرآن مجید اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج ۱/۲ ۱۰ بجے مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور ایک بجے دوپہر تک ڈاک ملاحظہ فرماتے۔ آمدہ خطوط پر نوٹ تحریر فرماتے اور بعض خطوط کے جواب لکھواتے نیز مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن کو مسائل کے بارہ میں ہدایات دینے میں مصروف رہے۔ ایک بج کر پانچ منٹ پر حضور دفتر سے قیامگاہ پر واپس تشریف لائے حسبِ معمول دوپہر کا کھانا تناول فرمانے ظہر اور پھر عصر کی نمازیں ادا کرنے اور درمیان میں آرام فرمانے کے بعد حضور سوا چھ بجے شام موٹر کار میں بیٹھ کر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ روزانہ جب حضور سیر کیلئے تشریف لے جاتے ہیں تو احباب حضور کے سیر کے لئے جانے اور سیر سے واپس تشریف لانے کے وقت جمع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح بعض احباب کو کھڑے کھڑے حضور سے مختصر ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ حضور جب آج سیر کی غرض سے تشریف لے جانے کے لئے باہر تشریف لائے تو مکرم سید امتیاز علی شاہ صاحب کو حضور سے مصافحہ اور مختصر ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا حضور نے ان سے چند منٹ گفتگو فرمائی۔ آج حضور مشن ہاؤس سے چند میل کے فاصلہ پر رچمنڈ پارک Richmond Park کے وسطی حصہ میں تشریف لے گئے۔ حضور اس مصنوعی جھیل تک پیدل تشریف لے گئے جو باغ کے وسطی حصہ میں واقع ہے۔ راستہ میں حضور درختوں کے جس جھنڈ یا ذخیرے کے پاس سے گذرتے تو درختوں کی شناخت فرما کر بلحاظ عمر بعض درختوں کی قدامت کا اندازہ لگاتے اور انکی لکڑی میں پائی جانے والی خاصیت میں روشنی ڈالتے جھیل کے قریب پہنچ کر حضور نے اس کے ساتھ ساتھ نصف گھنٹہ کے قریب چہل قدمی فرمائی۔ اور ۱/۲ ۷ بجے شام مشن ہاؤس میں واپس تشریف لائے۔ جب حضور مشن ہاؤس واپس پہنچے۔ تو اس وقت تک احباب خاصی تعداد میں وہاں جمع ہو چکے تھے۔ ان میں پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ لاہور بھی شامل تھے جو پاکستان سے یورپ کے مختلف ممالک میں سے ہوتے ہوئے اسی روز لندن پہنچے تھے۔ حضور نے کار سے اتر کر چوہدری نصر اللہ خان صاحب سے ان کے سفر کے حالات دریافت فرمائے۔ بعدہٗ حضور نے دفتر میں تشریف لے جا کر محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور ان کے داماد مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ جو خاصی دیر جاری رہی بعد ازاں ۱/۲ ۸ بجے شام حضور نے مسجد فضل میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی باجماعت نمازیں ادا کیں۔ نمازیں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام صاحب مسجد لنڈن نے پڑھائیں حضور نے گھٹنوں میں کسی قدر سختی کی تکلیف کے باعث کرسی پر بیٹھ کر نمازیں پڑھیں۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے کھانا تناول فرمایا۔ اور کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد حسبِ معمول رات دس بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لا کر وہاں موجود اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ گیارہ بجے تک ادب و احترام کے آئینہ دار بایں ہمہ بے تکلف ماحول میں مختلف دینی اور جماعتی موضوعات پر گفتگو کا سلسلہ جاری رہا خدام کمال درجہ اشتیاق کے عالم میں حضور کی شفقت بھری دل موہ لینے والی باتیں سنتے اور نصائح سے مستفیض ہوتے رہے۔ رات گیارہ بجے حضور کے قیامگاہ میں واپس تشریف لے جانے پر یہ پُر روح پرور اور وجد آفرین مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

۲۰ر اگست ۱۹۷۵ء بروز بدھ

حسبِ پروگرام آج حضور نے بعض طبی معائنوں اور ٹیسٹوں کے سلسلہ میں لنڈن کلینک تشریف لے جانا تھا اس لئے حضور آج دفتر میں تشریف نہیں لائے۔ حضور محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور محترم بشیر احمد خان صاحب کی معیت میں نو بجے صبح لنڈن کلینک تشریف لے گئے۔ اور ایکسرے ٹیسٹ مکمل ہونے کے بعد ۱/۲ ۱۱ بجے قبل دوپہر واپس تشریف لائے۔ وہاں

حضور کا سینہ کے ایکسرے کے علاوہ ریڑھ کی ہڈی کے متعدد ایکسرے ہوئے۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق بفضل اللہ تعالیٰ پھیپھڑے دل دیگر اعضائے رئیسہ اور ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ صحیح حالت میں ہیں۔ اور یہ سب اعضاء بلحاظ عمر صحیح کام کر رہے ہیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

آج چونکہ حضور نے لندن سے پچاس میل دور ڈیوک آف بیڈفورڈ اور جمی چیسٹر فیلڈ کے محل سے ملحق جنگلی جانوروں کا باغ جو Woburn Wild Animal Kingdom کے نام سے موسوم ہے کی سیر کے لئے تشریف لے جانا تھا اس لئے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا دوپہر کے کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد آرام کئے بغیر تین بجے سہ پہر مکرم امام مسجد لندن اور بعض دیگر احباب کی معیت میں بذریعہ موٹر کار ڈیوک آف بیڈفورڈ کے محل روانہ ہوئے۔ پانچ بجے سہ پہر حضور مع دیگر اہل قافلہ کئی ایکڑ میں پھیلے ہوئے جنگلی جانوروں کے اس باغ میں پہنچے۔ لوگ روزانہ ہی بڑی کثرت کے ساتھ اس باغ کو دیکھنے آتے ہیں۔ اس باغ کی سیر موٹر میں بیٹھ کر اور موٹر کے شیشے چڑھا کر کی جاتی ہے۔ جو اصطلاحاً Safari Drive کہلاتی ہے۔ اس طرح ایسے جنگلی اور وحشی جانوروں اور درندوں کو جن کے قریب جانا عام حالت میں جان کو خطرہ میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے۔ پوری آزادی کی حالت میں انتہائی قریب سے دیکھنے اور ان کی عادات اور جبلّی خواص کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ تقریباً ۴۵ منٹ تک اس باغ میں سے گذرنے اور جنگلی جانوروں کا انتہائی قریب سے مشاہدہ کرنے کے بعد حضور مع اہل قافلہ باغ کے اس حصہ میں تشریف لائے جو Leisure Area یعنی تفریحی علاقہ کہلاتا ہے۔ یہاں ایک نہایت خوشنما مصنوعی جھیل ہے۔ جس میں لوگ چھوٹی چھوٹی انگنو بوٹس میں بیٹھ کر سیر کرتے ہیں۔ حضور نے اس حصہ باغ میں تھوڑی سی دیر چہل قدمی فرمانے کے علاوہ ہوٹل میں چائے نوش فرمائی۔ اور پھر سوا چھ بجے وہاں سے روانہ ہو کر آٹھ بجے شام مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔ خیال تھا کہ موٹر میں سو میل سفر کرنے اور کافی دیر باغ میں چہل قدمی اور سیر کرنے کی وجہ سے قدرتاً حضور کو تھکان ہو گئی ہو گی۔ اور شاید حضور آج رات اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہونے کے لئے تشریف نہ لا سکیں گے۔ لیکن خدام کی حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ دس بجے شب حضور مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لے آئے۔ حضور کے تشریف لاتے ہی مشن ہاؤس میں مقیم احباب اور مختلف ڈیوٹیوں پر مقررہ خدام مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن کے کمرہ میں جہاں حضور رونق افروز ہوتے ہیں پہنچنا شروع ہو گئے۔ دیکھتے دیکھتے وہ پُر تکلف مجلس جس کے مشن ہاؤس میں مقیم احباب اور خدام منتظر رہتے ہیں جم گئی۔ پہلے تو حضور نے اپنے خدام میں سے مکرم عبد الرشید صاحب برادر اصغر پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب مکرم چوہدری اعجاز حسین صاحب مکرم منیر الدین شمس صاحب مکرم خالد اختر احمد صاحب مکرم سید طاہر احمد سفیر صاحب وغیرھم سے ان کا حال احوال دریافت فرمایا اور شفقت و پیار کے رنگ میں ان سے گفتگو فرماتے رہے کچھ دیر بعد مکرم ڈاکٹر داؤد خاں لبشارت اکبر صاحب ایم آر سی پی جنہیں ان ایام میں حضور کی طبّی خدمات سر انجام دینے کا شرف حاصل ہے۔ حضور کی مجلس سے فیضیاب ہونے کے اشتیاق میں آ گئے۔ ان کے تشریف لانے پر علاج معالجہ بالخصوص ایلوپیتھی ہومیوپیتھک۔ بایوکیمیک اور یونانی طریق علاج اور انکی ادویہ کے خواص اور تاثیرات نیز مختلف ادویہ کے بارہ میں جدید تحقیقات پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس ضمن میں حضور نے علی الخصوص وٹامن سی اور وٹامن ای کے بارہ میں جدید تحقیق اور High Potency. میں انکے استعمال کے ذریعہ بعض انتہائی خطرناک اور مہلک امراض سے مکمل شفا یابی کے حیرت انگیز تجربات اور انکے خوش کن نتائج پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں جب یہ مسئلہ زیر غور آیا کہ آج کل Synthetic. یعنی مصنوعی طریق پر وٹامن تیار کئے جا رہے ہیں اور مکرم داؤد خان صاحب نے مصنوعی طریق پر وٹامن بنانے کے بنیادی اصول پر روشنی ڈالی تو حضور نے فرمایا کہ مصنوعی طریق پر حاصل کئے ہوئے وٹامنز قدرتی کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتے یہی وجہ ہے کہ نامور دوا ساز کمپنیوں کے مصنوعی طور پر بنائے ہوئے وٹامن بھی بے اثر ثابت ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنیادی طور پر Synthetic. چیزیں بنانے کا مسئلہ حل فرما دیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات اور قدرتوں کے جلوے غیر محدود ہیں اس لئے اس کی پیدا کردہ اشیاء کے خواص اور ان میں پوشیدہ تاثرات بھی غیر محدود ہیں۔ انسان ان کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔ اور جب وہ ان کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔ تو پھر اس کی اپنے طور پر مصنوعی رنگ میں بنائی یا حاصل کی ہوئی چیزوں میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء کے جملہ خواص آ ہی نہیں سکتے۔ اسطرح حضور نے مثالیں دے دیکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ذیل اشعار کی بہت سی لطیف شرح بیان فرمائی۔ ؎

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

حضور نے فرمایا کہ یہ ماہرین کا خیال خام ہے کہ مصنوعی یعنی Synthetic طریق پر حاصل کئے ہوئے وٹامنز قدرتی اشیاء سے حاصل کئے ہوئے وٹامنز کا بدل ثابت ہو سکتے ہیں۔ ادویہ کے اثر کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اشیاء میں مختلف خواص رکھے ہیں۔ لیکن شفا ان اشیاء یا ان سے تیار کردہ ادویہ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ انسان شفا یاب اسوقت ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ اسے شفا عطا فرماتا ہے۔ اس لئے طب کا علم خواہ وہ ایلوپیتھی ہو یا ہومیوپیتھی بایوکیمک ہو یا طب یونانی۔ محض ایک ظنی علم ہے نہ کہ حتمی اور یقینی۔ اور اسی لئے شفا کی شکل میں خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا اقرب طریق دعا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ شفا یاب ہونے کے لئے وہ دوا ضرور کھائے۔ لیکن دوا کی تاثیر یا ڈاکٹر کے علم پر بھروسہ نہ کرے بلکہ ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کرے۔ شفا جب بھی ہو گی خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہو گی نہ کہ محض دوا کے اثر کے نتیجہ میں۔ اس امر کو مثالوں سے واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ میں نے ہومیوپیتھی کا کچھ مطالعہ کیا ہوا ہے۔ بعض دوست اصرار کرتے ہیں کہ میں ان کی بیماری کا کوئی علاج تجویز کروں۔ میں اُن کے اصرار پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے اپنے محدود طبّی علم کی بناء پر کوئی دوا تجویز کر دیتا ہوں اور انہیں شفاء ہو جاتی ہے اس میں دوا کا دخل نہیں ہوتا۔ کیونکہ میں طبیب نہیں ہوں بلکہ یہ نتیجہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل کا جو دعا کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اسی طرح میں ایک بوٹی میں جو جینتیانہ کہلاتی ہے اور بڑھاپے میں عام جسمانی کمزوری اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے عوارض کے لئے بہت مفید ہے۔ شہد ملا کر اس کی گولیاں تیار کرتا ہوں۔ دوست اکثر مجھ سے وہ گولیاں مانگ کر استعمال کرتے ہیں۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ربوہ کے ایک حکیم صاحب کو بھی اس کا علم ہو گیا انہوں نے بھی اس بوٹی کے سفوف میں شہد ملا کر گولیاں بنائیں اور انہیں فروخت کرنا شروع کر دیا۔ لوگوں نے شکایت کی کہ انہیں تو گولیوں کے استعمال سے افاقہ نہیں ہوا۔ اس پر وہ حکیم صاحب میر داؤد احمد صاحب مرحوم سے کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب شہد کے علاوہ کوئی اور دوا بھی اس میں ملاتے ہیں۔ جبھی حضرت صاحب کی دی ہوئی دوا مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اور میری بنائی ہوئی دوا میں وہ اثر نہیں ہے۔ حالانکہ دوا بالکل ایک ہی تھی۔ حقیقت یہی ہے کہ شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اسکے فضل کے نتیجہ میں ہی شفا ہوتی ہے اور اسکا فضل حاصل کرنے کا سب سے اقرب اور سب سے مؤثر ذریعہ دعا ہے۔ اسی مجلس میں حضور نے اور بہت سے مسائل پر بھی بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی۔ اور یہ پُر کیف مجلس ایک بجے کے لگ بھگ اس حال میں اختتام پذیر ہوئی کہ میرا دل کی یہی تمنا تھی کہ اے کاش اس وجد آفریں گفتگو کا سلسلہ ابھی اور جاری رہتا۔ (باقی)

خطبہ جمعہ

روزے روحانی زہروں کو دور کرتے اور خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں!

رمضان کے مبارک مہینے کی قدر کرو اور ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۴۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
دوستوں کو معلوم ہے کہ یہ

رمضان کا مہینہ

ہے۔ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے۔ دنیا میں انسان مختلف دنیوی کاموں میں ملوث رہتا ہے۔ اور یہ اشتغال اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول رکھتے ہیں۔ ان دن بھر کے کاموں کا ازالہ پانچ وقت کی نمازیں کرتی ہیں۔ ایک انسان دو تین گھنٹے تک مختلف دنیوی کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ پھر نماز کا وقت آجاتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کو یاد کر لیتا ہے اور اس سے پچھلا

زنگ دور ہو جاتا ہے

پھر وہ دوبارہ اور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اسے دوسری نماز کا موقعہ ملتا ہے۔ اور اس سے اُسکا وہ زنگ بھی دور ہو جاتا ہے۔ غرض پانچوں نمازیں اس کے دن بھر کے زنگ کو دور کر دیتی ہیں اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زنگ کو رمضان کا مہینہ دور کرتا ہے۔

دنیا میں مختلف قسم کے زہر

ہوتے ہیں۔ بعض زہروں میں سے کچھ حصہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور کچھ حصہ جسم کے اندر باقی رہتا ہے اور انسان کی صحت میں حارج بھی نہیں ہوتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ طبیب سمجھتا ہے کہ اس کا نکالنا ضروری ہے۔ روزانہ نمازوں سے جو زہر دور ہوتے ہیں۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسے انسان روزانہ کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے۔ تو ان کے مفید اجزاء خون کی شکل میں بدل جاتے ہیں۔ اور زہریلے مادے پسینہ اور پاخانہ کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح اس کی صحت برقرار رہتی ہے۔ یہ زہریلے مادے اگر خارج نہ ہوں تو ڈاکٹر ملین، پسینہ آور اور پیشاب آور دوائیں دیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ زہریلے مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور روح کو گندا کرتے رہتے ہیں۔ نمازیں باہر نکالتی رہتی ہیں۔ لیکن ان زہروں کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مخفی رہتا ہے اور جسم کے اندر آہستہ آہستہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ لیکن ہوتے ہوتے وہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ

ہمارا روحانی طبیب

یعنے خدا تعالیٰ ضروری سمجھتا ہے کہ اسے نکال دیا جائے۔ غرض جیسے چند گھنٹوں کے زہر کو دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے سال میں رمضان کا ایک مہینہ رکھا گیا ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں اطباء کا یہ طریق تھا کہ وہ امراء کو سال میں ایک مہینہ صرف ماء الجبن دیتے تھے اس کے علاوہ کوئی غذا نہیں دیتے تھے۔ اسکے بعد وہ یہ سمجھتے تھے کہ سال بھر کے زہر نکل گئے۔ اور اب مریض ایک نئی زندگی لے کر کام کر یگا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ایک علاج روزانہ پیدا ہونے والے زہروں کے لئے رکھا ہے۔ اور ایک علاج سال بھر کے جمع شدہ زہروں کے لئے رکھا ہے۔ یعنی ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھ دی ہیں۔ اور سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کیلئے رمضان کا مہینہ رکھا گیا ہے۔

دنیا میں انسان پر جو ابتلا آتے ہیں

وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو بندہ اپنے لئے خود پیدا کر لیتا ہے۔ ان ابتلاؤں سے خدا تعالیٰ کی غرض انسان کو روحانی گندوں سے صاف کرنا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ دونوں قسم کے ابتلاء انسان پر آتے ہیں۔ ایک ابتلاء مومن اپنے لئے خود تلاش کرتا ہے۔ مثلاً سردیوں میں جب دوسرے لوگ سوئے ہوتے ہیں۔ تو وہ نماز کے لئے اُٹھتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ٹھنڈے پانی سے اُسے غسل بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا ابتلاء ہے۔ جو مومن اپنے ہاتھ سے لاتا ہے۔ اور جب مومن اپنے ہاتھ سے ابتلاء لاتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنا ابتلاء چھوڑ دیتا ہے۔ روزوں کے متعلق بھی خدا تعالیٰ نے

یہی اصول مقرر فرمایا ہے

بندہ جب خود ابتلاء لے آتا ہے یعنے وہ اپنی کسی غلطی سے بیمار ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ اُسے روزے معاف کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بعد میں روزے رکھ لینا۔ لیکن ان حالات کے سوا سال بھر کے زہروں کو دور کرنے کیلئے رمضان میں روزے رکھنا ایک مومن کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ کیونکہ اگر زہر زیادہ ہو جائیں تو وہ اس کے لئے

ہلاکت کا موجب

ہوں گے۔ جو شخص سال بھر میں رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آجائیں۔ اس کے اندر دو سال کا زہر پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے۔ تو اس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائے گا۔ جو اُس کیلئے یقیناً مہلک ثابت ہوگا اور اس کے اندر ایسی سختی اور نابینائی پیدا ہو جائیگی کہ اگر خدا تعالیٰ بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اسے بھی نہیں پہچان سکے گا۔ جیسے کسی شخص کی آنکھیں ماری جائیں۔ تو وہ اپنے عزیزوں کو بھی خواہ وہ سامنے کھڑے ہوں نہیں پہچان سکتا۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں

کہ ہم روزے رکھ کر خدا تعالیٰ پر احسان کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے زیادہ بیوقوفی اور کوئی نہیں۔ جو شخص ڈاکٹر کے فصد کھولنے پر یہ خیال کرے۔ کہ اس نے خون دے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ یا ڈاکٹر اسے جلاب دے اور وہ خیال کرے کہ اس نے جلاب لے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ یا وہ اسے کونین کھلائے اور وہ خیال کرے کہ اس نے کونین کھا کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ اس سے زیادہ احمق اور کون ہوگا۔ علاج خواہ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔ وہ بہر حال معالج کا مریض پر احسان ہے۔ اسی طرح نماز کے لئے خواہ ہمیں سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے۔ کیونکہ اس کے روحانی زہروں کو دور کر کے

خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت

پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح رمضان میں جب کوئی بھوکا رہتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا۔ بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے۔ کہ اس نے اسے روحانی گندوں کے دور کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ کیا ڈاکٹر مریض کو بھوکا نہیں رکھتے۔ جب کسی شخص کا جگر خراب ہو جاتا ہے یا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں۔ تو ڈاکٹر اسے آٹھ آٹھ دس دس دن کا فاقہ دیتے ہیں۔ لیکن کوئی شخص نہیں کہتا کہ فاقہ دے کر ڈاکٹر نے مریض پر ظلم کیا ہے۔ بلکہ وہ ڈاکٹر کا احسان تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ فاقہ کے ذریعہ اس کی باقی زندگی بچ جاتی ہے۔ اگر اُسے فاقہ نہ دیا جاتا۔ تو اس کی ۲۰۔۲۲ سال کی باقی زندگی ختم ہو جاتی۔ اسی طرح

رمضان کے روزے

ایک انسان کی باقی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان فاقوں کو برداشت نہیں کرے گا۔ تو اس کی روحانیت مر جائے گی۔ اور اس کے نتائج ظاہر ہی ہیں۔ اس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے۔ اصل اور دائمی زندگی اگلے جہان کی ہے۔ اگر وہ برباد ہو گئی تو کیا فائدہ؟ پس ہمیں

اس مہینہ کی قدر کرنی چاہیئے

اور ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیئے جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے۔ اتنے ہی ہمارے وہ زہر دور ہوں گے جو اندر ہی اندر جمع ہو کر ہماری زندگی کو ختم کر دیتے ہیں ٭

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا

مختلف جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

جماعت احمدیہ حیدرآباد:- مورخہ ۸ راگست محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صبح ۱/۲ ۷ بجے دکھشن ایکسپریس سے حیدرآباد تشریف لائے۔ سکندرآباد اور حیدرآباد ہر دو ریلوے اسٹیشنوں پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے آپ کا استقبال کیا۔

اسی روز احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد میں آپ نے نماز جمعہ پڑھا کر ایک بصیرت افروز خطبہ دیا جس میں آپ نے تقویٰ کا مفہوم نہایت ہی آسان پیرایہ میں بیان فرمایا۔ خطبہ ثانیہ میں صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیریت کے بارے میں تازہ آمدہ اطلاع سنائی اور حضور کے مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعا کی تحریک کی۔

مورخہ ۹ راگست کو سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کو بیگم پیٹھ ہوائی اڈہ پر دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ سیٹھ صاحب اپنے علاج کے سلسلہ میں امریکہ تشریف لے گئے ہیں۔

مورخہ ۱۰ راگست ساڑھے تین بجے صاحبزادہ صاحب مع بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ بنگلور کے لئے روانہ ہوئے۔ کاچی گوڑہ اسٹیشن پر احباب جماعت۔ مستورات اور بچوں نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر والہانہ اسلامی نعروں اور دعاؤں کے ساتھ اس قافلہ کو الوداع کیا۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

عبدالحق فضل مبلغ حیدرآباد

جماعت احمدیہ شیموگہ:- مورخہ ۱۲ راگست کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ بذریعہ ٹرین شیموگہ تشریف لائے۔ سٹیشن پر استقبال کیا گیا اور گل پوشی کی گئی۔

اسی روز شام پانچ بجے لجنہ اماء اللہ شیموگہ کی طرف سے جلسہ منعقد ہوا جس میں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

۱۳ راگست بروز بدھ صبح مشہور جوگ فال دیکھنے گئے۔ واپسی پر احباب جماعت ساگر کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اور مفید نصائح سے مستفیض فرمایا۔

۱۴ راگست شیموگہ قیام رہا اور احباب ملاقات کے لئے آتے رہے۔

۱۵ راگست بروز جمعہ۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک تربیتی خطبہ دیا اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو اپنے مقام کو سمجھنا چاہیئے۔ جو قوم اپنے مقام کو سمجھتی ہے وہ جلد ترقی کرتی ہے جس طرح کہ صحابہ کرامؓ نے اپنے مقام کو سمجھا اور پھر انہوں نے جلد ترقی کی۔ آنمحترم نے جماعت احمدیہ شیموگہ کے ابتدائی احمدیوں کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی اولادوں کو اپنے بزرگوں کی قربانیوں سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

نماز کے بعد سورب کے احمدیوں کو شرف ملاقات بخشا اور احمدیہ قبرستان شیموگہ کی حفاظت کے لئے مفید مشورے دیئے۔ رات دس بجے آپ بنگلور کے لئے روانہ ہو گئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو آمین۔

فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

جماعت احمدیہ مدراس:- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی اور حضرت آپا جان اور صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ پر مشتمل مقدس و بابرکت قافلہ مورخہ ۱۷ راگست ۱۹۷۵ء شام کے ۶ بجے بنگلور سے مدراس وارد ہوا۔ جماعت کے اکثر افراد نے اسٹیشن پر پہنچ کر والہانہ رنگ میں استقبال کیا اور قافلہ کے سب افراد کی گل پوشی کی۔ استقبال کا نظارہ ریلوے سٹیشن میں حاضر دیگر لوگوں کے لئے بھی تعجب خیز تھا۔ اس لئے کہ انہیں کئی دفعہ لوگوں کو اپنے سیاسی و سماجی لیڈروں کا استقبال کرتے ہوئے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ لیکن اس قسم کی والہانہ محبت اور خلوص کا نظارہ اُن کے لئے نیا تھا۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر محترم حضرت میاں صاحب کا تعارف کرایا گیا۔ نیز آپ کی پُر وقار اور متبسم شخصیت بجائے خود لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

اس استقبال کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب افراد جماعت کے ساتھ موٹر کاروں میں مکرم محمد رفیق صاحب کے گھر تشریف لے گئے جہاں آپ کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ گھر پہنچنے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب بہت دیر تک احباب جماعت کے درمیان رونق افروز رہے۔ اور مستورات حضرت آپا جان کو اپنے درمیان پاکر مسرور ہو رہی تھیں۔

سیر و تفریح:- دوسرے دن صبح سے بہت دیر تک ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد تین موٹر کاروں میں یہاں کے بعض مقامات کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے Saint Thomas mount. کی سیر کی۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت مسیح ناصریؑ کے ایک حواری مقدس تھوما کو قتل کیا گیا تھا۔ اس مقام پر بہت بڑا چرچ بنا ہوا ہے۔

اس تاریخی مقام کی سیر کرنے سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب یہاں کا ایک مشہور Snake Park دیکھنے گئے جہاں ایک مخصوص area میں مختلف قسم کے سانپوں کو کھلا اور آزادانہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ مختلف قسم کے زہریلے ناگ اور دیگر سانپوں کے علاوہ کئی قسم کے چھوٹے بڑے مگرمچھ بڑے بڑے کچھوے وغیرہ جانور کیسے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ اس نظارہ سے سب بہت محظوظ ہوئے۔

تربیتی اجلاس:- محترم صاحبزادہ صاحب اور حضرت آپا جان کی تشریف آوری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ نے اور لجنہ اماء اللہ نے الگ الگ تربیتی اجلاسات بُلانے کا اہتمام کیا۔ چنانچہ مورخہ ۱۷ راگست بروز اتوار ۶ بجے شام لجنہ اماء اللہ کی تربیتی میٹنگ شروع ہوئی اور ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ جلسہ کو محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے مخاطب فرمایا۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت مردوں کا تربیتی اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کی کارروائی لاؤڈسپیکر کے ذریعہ مستورات کو بھی پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محی الدین علی صاحب صدر [illegible] نے استقبالیہ تقریر تامل میں کی جس کا ترجمہ خاکسار نے اردو میں کیا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔

آپ نے نہایت پیار سے فرمایا ہم احمدیہ جماعت میں اس لئے داخل ہوئے ہیں۔ کہ اس کے نتیجہ میں ہم خدا تعالیٰ کی خوشنودگی اور اس سے برکتیں اور رحمتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور احمدیت قبول کرنے کے نتیجہ میں ہمارے دلوں میں عشق الٰہی اور عشق رسول اللہؐ جاگزیں ہو سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین اور زندہ ایمان اور حضرت رسول کریمؐ کے ساتھ کامل محبت پیدا کرنا ہی حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض ہے۔ آپ نے مدراس جماعت کی ترقی کو دیکھکر بھی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ آنمحترم نے خاص طور پر جماعت کی اگلی نسل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اگلے پندرہ سال کے بعد غلبہ اسلام کے شروع ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ اس لئے اُس زمانہ میں آج کی نئی پود کو بہت ساری ذمہ داریاں اُٹھانی پڑیں گی۔ اس کے لئے ابھی سے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اس نہایت ایمان افروز تقریر کا خاکسار نے تامل میں ترجمہ سنایا۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک پُر سوز اور لمبی دعا فرمائی۔ اسکے بعد تمام حاضرین اور حاضرات کی چائے بسکٹوں سے تواضع کی گئی۔

دوسرے دن صبح سے دوپہر تک آپ دفتری کاموں میں مصروف [illegible]۔ شام کو ۱/۲ ۳ بجے مجلس عاملہ کے ایک خصوصی اجلاس کی آپ نے صدارت [illegible] جاری رہا اور بعض اہم امور کا اس میں فیصلہ ہوا۔

مورخہ ۱۹ ستمبر کی رات ۹ بجے یہ مقدس قافلہ اڑیسہ کے لئے روانہ ہوا۔ احباب جماعت نے اسٹیشن پہنچ کر آپ کو نہایت خلوص الوداع کہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو آمین۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

ذکر الٰہی اور اس کے فوائد

مکرم مولوی محمد انیس الرحمان صاحب شاہد مربی سلسلہ

ذکر الٰہی کے معنے ہیں خدا تعالیٰ کو یاد کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھنا اور اُن کو زبان سے بار بار یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا دل سے اقرار کرنا اللہ تعالیٰ کی طاقتوں اور قدرتوں پر غور کرنا بھی ذکر الٰہی ہے۔

ذکر الٰہی بڑا اہم اور مقبول امر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اسے سب سے بڑا کہا ہے جیسا کہ فرمایا:-

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (عنکبوت ۴۶)

اللہ تعالیٰ کا ذکر تمام امور سے بڑا اور تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی کثرت سے ذکر الٰہی کی طرف متوجہ کیا ہے فرمایا:-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (مزمل ۹)

اے میرے بندے اپنے رب کو صبح اور شام یاد کر۔

پھر فرمایا:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (احزاب ۴۲-۴۳)

اے مومنو تم اللہ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کیا کرو۔

ایک اور جگہ پر فرمایا تمہیں دنیا کی کوئی چیز اللہ کے ذکر سے نہ روکے نہ مال تمہیں ذکر اللہ سے روکے اور نہ اولاد تمہارا کوئی کام ایسا نہ ہو جو تمہیں ذکر الٰہی کرنے سے باز رکھے۔ چنانچہ فرمایا:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (منافقون)

اے مومنو۔ تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

جو شخص ذکر الٰہی نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا (الجن ۱۸)

جو شخص بھی اپنے رب کے ذکر سے اعراض کرتا ہے وہ (یعنی خدا) اس کو ایسے عذاب کے راستہ پر چلاتا ہے جو بڑھتا ہی جاتا ہے۔

ذکر الٰہی سے غافل انسان پر شیطان کا غلبہ ہو جاتا ہے اور وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔ جیسے فرمایا کہ

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۚ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ (مجادلہ)

شیطان ان پر غالب آگیا اور اس نے اللہ کا ذکر ان کو بھلا دیا۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں، اور سن رکھو کہ شیطان کا گروہ گھاٹا پانے والا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا:-

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ (زخرف ۳۷)

اور جو کوئی خدائے رحمان کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطانی خصلت وجود کو متولی کر دیتے ہیں وہ اس کا ہر وقت کا ساتھی ہو جاتا ہے ذکر اللہ سے غفلت برتنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فاسق اور اطاعت سے باہر نکلنے والا قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:-

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (حشر ۲۰)

ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا سو اللہ نے بھی ان کو اپنی جانوں کا فائدہ بھلا دیا۔ یہ لوگ اطاعت سے باہر نکلنے والے ہیں۔

ذکر الٰہی چار ہیں۔ ایک اہم ذکر نماز ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ (طٰہٰ ۱۵)

میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔

دوسرا ذکر قرآن کریم ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کو بار بار ذکر کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ مثلاً فرمایا:-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر آیت ۱۰)

ہم نے ہی ذکر (قرآن کریم) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پھر فرمایا:-

هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ (انبیاء ۵۱)

یہ مبارک ذکر ہے جسے ہم نے اتارا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے ذکر الٰہی کا حکم فرمایا ہے۔ وہاں ذکر الٰہی سے مراد تلاوت قرآن کریم بھی ہے۔

۳۔ تیسرا ذکر صفات الٰہیہ کا تکرار اور ان کا اقرار ہے۔ کیونکہ نماز اور تلاوت قرآن کریم کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر الٰہی کرنے کا ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا:-

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ (النساء ۱۰۴)

کہ جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی بیٹھنے کی حالت میں بھی اور لیٹے ہوئے ہونے کی حالت میں بھی۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے دو اذکار کے علاوہ بھی ایک ذکر ہے۔

۴۔ خدا تعالیٰ کی صفات کو علی الاعلان لوگوں کے سامنے بیان کرنا جیسا کہ فرمایا:-

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ (سورہ مدثر ۲تا۶)

اے کمبل اوڑھنے والے تو کھڑا ہو جا اور دور دور جا کر لوگوں کو ہوشیار کر۔ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے پاس رہنے والے لوگوں کو پاک کر اور شرک کو مٹا ڈال۔

قرآن نے ذکر الٰہی کے بہت سے فوائد بیان فرمائے ہیں جن میں سے پانچ فوائد میں اس وقت بیان کرتا ہوں۔

۱۔ ذکر الٰہی کرنے والوں کے حصول مقصد کی تمام راہیں کھولی جاتی ہیں فلاح و کامیابی انہیں نصیب ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (جمعہ ۱۱)

تم اللہ کو بہت یاد کیا کرو۔ تا تم کامیاب ہو جاؤ۔

۲۔ ذکر الٰہی سے اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا:-

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (رعد ۲۹)

جو لوگ ایمان لائے ہوں اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہوں سن رکھو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔

۳۔ ذکر اللہ سے دل مضبوط ہوتا ہے اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہے انسان دشمن کے مقابلہ میں شکست نہیں کھاتا بلکہ مضبوطی سے کھڑا رہتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (انفال ۴۶)

اے مومنو! جب تم کافروں کی کسی فوج کے مقابل پر آؤ تو قدم جمائے رکھو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۴۔ ذکر الٰہی کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست اور ولی بنا لیتا ہے اور اسی دنیا میں اسے اپنی بارگاہ میں یاد کرتا ہے جیسا کہ فرمایا:-

فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (البقرة ۱۵۳)

اے میرے بندو تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ خدا تعالیٰ کا ذکر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حضور باریابی بخشتا ہے۔ دنیا میں جب کوئی بادشاہ کسی شخص کو یاد کرتا ہے تو اسے اپنے دربار میں بلاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی کرتا ہے۔

۵۔ ذکر الٰہی سے عقل تیز ہوتی ہے اور ذاکر پر ایسے ایسے معارف کھلتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آل عمران ۱۹۲)

یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے نشانات ہیں جو کھڑے ہونے بیٹھنے اور لیٹنے کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے یہ سب کچھ بے فائدہ پیدا نہیں کیا تو ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔ تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ گویا عقل والے وہی لوگ ہیں جو [illegible] ذکر [illegible] اور اس کے کاموں میں غور و فکر کرتے ہیں — دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ذکر الٰہی کی اہمیت کو سمجھنے اور خدا تعالیٰ کے احکام کو کما حقہٗ بجا لانے کی توفیق عطا

قسط ۲

یاری پورہ کشمیر میں

آل کشمیر احمدیہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

سولہ۱۶ افراد کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ رشی نگر کشمیر

کانفرنس کا دوسرا دن

پہلا اجلاس

مورخہ ۹ راگست کو ٹھیک چار بجے شام حسب پروگرام جلسہ کی کارروائی محترم الحاج بشیر احمد صاحب فاضل کی زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کی نظم سے شروع ہوئی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق اپنے آقا و مطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیان کیا۔ اور بتایا کہ حضور خاتم النبیین ختم المرسلین ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نبی رسول نہیں آسکتا۔ جو نئی شریعت لانے والا ہو اور قرآن کریم کو منسوخ کرنے والا ہو۔

آپ نے اپنی تقریر میں محمد رسول اللہ صلعم کی بعثت ثانیہ کا ذکر کیا کہ آپ کی اُمت میں ایک کامل شخص کے پیدا ہونے کی بشارات بھی موجود تھیں۔ وہ آپکی کامل پیروی اور اتباع سے اُمت کی اصلاح کے لئے مقام نبوت پر فائز ہو کر آئے گا۔ چنانچہ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے وجود میں آیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر سیر حاصل بحث کی۔

دوسری تقریر محترم الحاج مولوی شریف احمد صاحب امینی نے "امن عالم اور اسلام" کے عنوان پر کی۔ آپ نے آج کی آزاد دنیا کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ خطہ ارض کے کسی کونے میں رہنے والا انسان کسی کی غلامی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور آج دنیا اس ڈگر پر آگئی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے دور ہو کر نہیں بلکہ قریب آکر ایک دوسرے سے باہم میل جول پیدا کر کے ایک دوسرے کے خیالات معلوم کر کے امن کی فضا پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ فضا جسکو آج سے ۱۴ سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے مکہ کی سرزمین سے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم کیا تھا۔ اور مسلمانوں نے چند سالوں میں اپنے اعلیٰ کردار و اخلاق سے روم و ایران اور دیگر ممالک کے رہنے والوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اور امن و شانتی کے جھنڈے کو ساری دنیا میں لہرا دیا۔ لیکن آج قرآن مجید کی موجودگی کے باوجود مسلمان ذلت کی طرف جا رہے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے عقائد پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہم ارکانِ اسلام پر نہ صرف ایمان رکھتے ہیں بلکہ دل و جان سے اس پر عمل کرتے ہیں۔ آپ نے آخر میں تمام مسلمانوں اور علماء کو غور و فکر کرنے کی دعوت دی۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے مکرم محمود احمد صاحب مبشر کی ایک تازہ نظم کو نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ" کے موضوع پر کشمیری زبان میں کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو اپنے آقا کے ساتھ محبت و عشق تھا اس کو بڑے احسن انداز میں بیان کیا۔ اور اس ضمن میں آپ نے بہت سے واقعات بھی بیان کئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد اقتباسات پیش کئے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا عشق ثابت ہوتا ہے۔

آخر میں صدر جلسہ نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منجانب اللہ ہونے پر خدا تعالیٰ کی قسم کھائی ہے کہ میری صداقت پر جس کسی کو کوئی شک و شبہ ہو وہ خدا سے دعا کرے کہ اے خدا تو ہم پر ان کی صداقت کو ظاہر فرما تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی مثالوں سے سلسلہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رویا و کشوف کے ذریعہ اطلاع ملی کہ مرزا غلام احمد قادیانیؑ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ آپ نے پیر جھنڈے والے کا خاص طور پر ذکر کیا اس ضمن میں آپ نے گورنر مصر "کافور زنگی" کا واقعہ بھی بیان کیا جب چند یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش مبارک نکالنے کا منصوبہ بنایا اور اس کے لئے انہوں نے خندق کھودی تو تب کافور زنگی کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں حضرت نبی صلعم سے ملاقات کرائی۔ حضورؐ نے خواب میں کافور زنگی سے کہا۔ "مجھے تین اشخاص تکلیف دے رہے ہیں گورنر نے تحقیق شروع کردی تو وہ آدمی پکڑے گئے تو اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ صداقت ظاہر کر دیتا ہے۔ آپ نے بڑے ہی ولولہ انگیز انداز سے حضورؑ کی صداقت کو ثابت کیا

شکریۂ احباب

آخر میں صدر استقبالیہ محترم عبدالحمید صاحب ٹاک نے کانفرنس کی شاندار کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ہماری امسال کی کانفرنس کی حاضری غیر متوقع طور پر پہلے سے بڑھ گئی۔ آپ نے ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے دفاتر سے رخصتیں حاصل کر کے نہایت جانفشانی سے کام کیا اور کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ درویشان کرام اور باہر سے آنے والے دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے دور دراز سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے محض للّٰہی اغراض کے پیش نظر یہاں آکر کانفرنس کی رونق کو دوبالا کیا۔ محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ قادیان محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ہر دو بزرگوں کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ اس موقعہ پر انہوں نے اپنے نیک خواہشات کا اظہار فرماتے ہوئے پیغامات بھجوائے اور مفید نصائح سے ہماری راہنمائی بھی فرماتے رہے اسی طرح آپ نے کشمیر کے محبوب راہنما وزیر اعلیٰ کشمیر شیخ محمد عبداللہ صاحب اور وزیر کشمیر مرزا محمد افضل بیگ صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا اس کے علاوہ ان تمام اعلیٰ حکام جناب ڈی۔سی صاحب ایس۔پی صاحب جنہوں نے نظم و نسق برقرار رکھنے کے لئے ہمارا بھر پور تعاون دیا۔ اور ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں ان کا بھی شکریہ ادا کیا۔

صدر صاحب مجلس استقبالیہ نے تمام نوجوانوں اور کارکنان یاری پورہ۔ چک ایری چھونامتی، براڑ، آروتی، کاٹھ پورہ بانسو، رشی نگر، ناصر آباد، آسنور، کوریل، شورت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کانفرنس کے ایام میں دن رات ہمت و محنت سے کام کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

آپ نے یاری پورہ کے غیر از جماعت احباب کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہر قسم کا تعاون دیا۔ مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے مکان دیئے اور حسب ضرورت برتن اور بستر مہیا کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محترمہ بیگم صاحبہ غلام نبی گلکار مرحوم کی طرف سے اس موقع پر کانفرنس کے بارے نیک خواہشات پر مشتمل تار آیا تھا ان کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور ان کے خاندان کے لئے دعا کی گئی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ یقیناً ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور نصرت و مدد کرتا ہے۔ آپ نے بتایا کانفرنس سے قبل مسلسل شدید بارش ہو رہی تھی۔ اور اس وجہ سے ہم سب متفکر تھے جب محترم الحاج مولوی شریف احمد صاحب امینی اور محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل تشریف لائے تو میں نے ان سے بھی درخواست دعا کی کہ اللہ تعالیٰ بارش کو بند کر دے۔ چنانچہ اس زندہ اور حی و قیوم خدا نے ہماری دعاؤں کو سنا اور اللہ تعالیٰ نے بارش کو روک دیا۔ فالحمدُ للّٰہ علیٰ ذالک

آخر میں صدر جلسہ نے نئی بیعتوں کا اعلان کیا۔ اور ایک لمبی اور پُرسوز دعا پر دو روزہ کانفرنس ختم ہوئی اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور سعید روحوں پر حق آشکار فرمائے۔

آمین ثم آمین۔
آخر میں اجلاس میں متفقہ طور پر ایک قرار داد پاس کی گئی۔ جو ہمارے ایک مخلص بزرگ مکرم راجہ مظفر احمد صاحب سنہ مالیرکوٹلہ کے ایک مقدمہ لاحق ہونے سے متعلق حکومت سے کی گئی تھی۔ ان کا اکلوتا بیٹا جو فارسٹ گارڈ تھا۔ ڈیوٹی پر رہتے ہوئے بیمار ہوا اور ہسپتال میں داخل ہو کر وفات پا گیا اس کی بیماری اور وفات کی اطلاع واحقین کو نہ ہو سکی۔ اس وجہ سے اس کی نعش بھی نہ مل سکی۔ یہ قرار داد پاس کی گئی کہ کم از کم اعلیٰ حکام اُن کے والدین کو اطمینان دیں اور چونکہ وہ آن ڈیوٹی وفات پا گیا ہے اس لئے ان کو معاوضہ دیا جائے۔

اخبارِ قادیان

○۔۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے تاحال اپنی اہلیہ کی زچگی کے سلسلہ میں بٹالہ سول ہسپتال میں مقیم ہیں۔ احباب سے نارمل زچگی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

○۔۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز کی اہلیہ محترمہ کی بینائی متاثر ہے۔ ان کی کامل صحت کے لئے بھی احباب دُعا فرمائیں۔

○۔۔ مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تاحال مکمل طور پر چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوئے کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

○۔۔ مکرم فتح محمد صاحب اسلم نے مورخہ ۱۴/۹ کو اپنے دونوں پوتوں کا عقیقہ کیا اور قریب ایک صد افراد کو اپنے ہاں مدعو کیا۔

اعلان

اہلِ قلم حضرات اخبار بدر سے قلمی تعاون فرمائیں نیز بدر کی اشاعت کو بڑھانے کے سلسلہ میں اپنے مفید مشوروں سے اطلاع دیں۔

(ایڈیٹر)

دُعائے مغفرت

○۔۔ مدراس سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم پی پی کمال الدین صاحب مالاباری اچانک وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور اس کے بعد مدراس جا کر آپ نے کاروبار شروع کیا۔ جماعتی کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے آپ مکرم علی محی الدین صاحب سابق صدر جماعت مدراس کے داماد تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

○۔۔ میرے والد محترم جناب ہارون خان صاحب بہت دن بیمار رہنے کے بعد ۱۲ راگست ۷۵ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین اعانت بدر میں پانچ روپے ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار: فرید احمد خاں موسٰی بنی مائینز

○۔۔ میری بہن محترمہ سلیمہ بی بی ۱۸ راگست کو کیرنگ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دُعا کریں خدا تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحومہ کے درجات بلند کرے آمین۔

تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۸/۹ کو عزیزہ حسینہ بیگم بنت مکرم احمد حسین صاحب قریشی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جن کا نکاح مکرم شفیق احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ ہزاری باغ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ احمد حسین صاحب قریشی کے ہاں بارات کے آنے کے موقع پر خاکسار نے مختصر تربیتی تقریر کی اور دُعا کرائی۔ اس موقعہ پر غیر احمدی حضرات بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ محترم احمد حسین صاحب قریشی نے اعانت بدر، نشر و اشاعت اور مشکرانہ فنڈ اور درویش فنڈ میں بیس روپے ادا کئے۔ مکرم شفیق احمد صاحب نے دس روپے اعانت بدر اور نشر و اشاعت میں دئے۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر

درخواست دُعا: خاکسار کی اہلیہ محترمہ امید سے ہیں۔ اولاد نرینہ اور کاروبار میں ترقی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ قریشی عبدالرؤف تماپور

ہمارے اُستاد حضرت علامہ حافظ مبارک احمد صاحب فاضل مرحوم

مکرم شیخ نذیر احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گذشتہ ایام میں ہمارے استاذ حضرت حافظ مبارک احمد صاحب فاضل رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت حافظ صاحب موصوف سلسلہ کے ان علماء اور اساتذہ میں سے تھے۔ جنہوں نے تعلیم و تدریس کے ذریعہ اپنے کئی شاگرد پیدا کئے آپ حضرت مولوی فاں ملک صاحب مصنف قانونچہ کھیوالی کے پوتے تھے اور حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے فرزند تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے حضرت حافظ مبارک احمد صاحب حافظ قرآن تھے۔ قدیم کتب تفسیر القرآن کی تدریس پر آپ کو عبور تھا۔ بالخصوص تفسیر بیضاوی تفسیر کشاف اور امام رازی کی تفسیر کبیر پر مہارت تامہ رکھتے تھے۔ علم حدیث میں خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ملکہ عطا فرمایا تھا مشکل احادیث کی تشریح و توجیہ اور اختلافی احادیث میں تطبیق کر کے طلبہ کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرایا کرتے۔ فقہ کے مذاہب اربعہ اور مختلف کتب فقہ پڑھانے میں خاص ذوق رکھتے تھے۔ فقہ کی سب سے بڑی کتاب ہدایہ کے پڑھانے میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا صرف و نحو کا علم آپ کو ورثہ میں ملا تھا جب کہ آپ کے دادا اور والد کو یہ علم ازبر تھا آپ کے نحو پڑھانے کا طریقہ بڑا نرالا تھا۔

حافظ صاحب مرحوم ان علوم میں بالطبع ذہین تھے۔ آپ کی قوتِ ذاکرہ مثالی تھی ہزاروں اشعار آپ کو ازبر تھے اور آپ نے تحصیلِ علم کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں کی بہترین اور مشہور درسگاہوں میں خاص اوقات صرف اور مختلف مشہور علماء سے علم حاصل کیا۔ مگر ان کے الاستاذ الاکبر علامہ المفضال حضرت حافظ روشن علی صاحب تھے چنانچہ ہمیں حدیث پڑھاتے وقت حضرت حافظ صاحب کے بہت سے واقعات اور مشاہدات بیان کیا کرتے جو حافظ صاحب کے تبتل الی اللہ اور ان کے حافظ اور استشہاد کے متعلق ہوا کرتے تھے۔ اور آپ ان کی سیرت و سوانح سنایا کرتے جو بہت ہی ایمان افروز ہوا کرتی تھی۔

حضرت حافظ صاحب اپنے مضمون کو نہایت محنت سے پڑھایا کرتے۔ اور مقررہ کورس کو ختم کرنا اپنا فرضِ اوّلین سمجھتے تھے۔ مشکل مقامات کو امتحان سے پہلے دہرایا کرتے۔ اپنے شاگردوں کو عزت سے بلاتے اور خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں آج بھی اس منظر سے لطف اندوز ہوتا ہوں جبکہ حافظ صاحب ہمیں ترمذی شریف پڑھایا کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں حکمت روایات کے اختلاف میں تطبیق اور اسماء الرجال کے متعلق مفصل روشنی ڈالتے حدیث کی جملہ علمی اصطلاحات سے طلبہ کو واقفیت کراتے حدیث پڑھانے میں خاص لذت اور ذوق محسوس کرتے۔ ان کی تعلیم و تدریس کا طریقہ بہت آسان تھا۔ اور اپنے اصل موضوع سے خارج نہیں ہوتے تھے ان کے پڑھانے میں تکرار نہیں ہوتا تھا۔ اور ان کے اندازِ بیان میں ہم ملال محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور دلچسپی آخر تک قائم رہتی تھی۔ ہم کامل توجہ اور انہماک سے ان کے کلمات اور تادیلات کو سنتے اور باقاعدہ نوٹس لیتے۔ علم تعبیر الرؤیا میں ان کو کمال حاصل تھا۔

حافظ صاحب نے سالہا سال تک جامعہ احمدیہ میں تدریسی کا فرض سر انجام دیا ہمارے اساتذہ میں حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضل اور حضرت حافظ مبارک احمد صاحب تھے ان میں شفقت محنت انہماک جیسی خوبیاں تھیں۔ جن کی بناء پر یہ اساتذہ انتہائی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ یہ اساتذہ مرحوم ہو چکے ہیں۔ اور شہر خموشاں کے مکین مگر ان کے حسین اور نورانی چہرے ہمارے سامنے ہیں۔ وہ علم اور عمل کے استاد تھے نفس و کبر سے دور تھے۔ طلبہ کے لئے نمونہ تھے اور بڑی بشاشت سے تعلیم دیا کرتے تھے ہر شخص ان اساتذہ کی تعریف و توصیف سے رطب اللسان ہے۔ حافظ صاحب کا تعلق سرزمین بھیرہ سے تھا۔ جو مردم خیز خطہ ہے۔ افسوس حضرت حافظ صاحب جیسے متبحر عالم گوشۂ گمنامی میں زندگی کا آخری حصہ گذار کر وفات پا گئے۔ بہت ہی سادہ منکسر المزاج درویش صفت اور کفایت شعار بزرگ تھے۔ اور علم کا خزانہ۔

خدا تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین

؎ اے خدا بر تربت او رحمت بباد

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا پہلا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۲۵ و ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء بمقام ناصر آباد کشمیر

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبائی ممبران نے امسال سالانہ اجتماع کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے اجازت حاصل کر کے ۲۵ اور ۲۶ اکتوبر کی تاریخوں کا تعین کیا ہے۔ یہ اجتماع ناصر آباد میں ہوگا۔ قائدین مجالس کو چاہئے کہ وہ لوکل طور پر تمام خدام کو اس اجتماع میں شرکت کرنے کی تلقین کریں۔ اس اجتماع میں مختلف پروگرام ہوں گے۔

ہر کمانے والا خادم کم از کم پانچ روپے اور نہ کمانے والا کم از کم تین روپے چندہ کے طور پر مقامی قائد کے پاس جمع کرائے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس اجتماع کو باعثِ برکت بنائے آمین

المُعلن

خاکسار: غلام نبی نیاز جنرل سکریٹری مجلس خدام الاحمدیہ علاقائی

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۵ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو کماحقہٗ خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ سیلیبہ

صدر ..... مکرم دربان منصوری صاحب
نائب صدر ... " صفر الدین صاحب
قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۔ مکرم نثار احمد صاحب

جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور)

صدر ..... مکرم سید عبد الفہیم صاحب ایم۔اے۔بی۔ایل
سکریٹری مال .. " شمیم الدین صاحب بی۔اے۔بی۔ایل

منظوری نامزد عہدیداران جماعت احمدیہ

سونگھیر

صدر ..... مکرم ضیاء العارفین صاحب
سکریٹری مال ... " سید عبد الجبار صاحب
نوٹ :۔ مکرم صدر صاحب کی نامزدگی کی منظوری فی الحال مشروط طور پر ایک سال کیلئے دی جاتی ہے۔

ہبلی

صدر و سکریٹری مال ۔ مکرم حضرت صاحب منڈاسگر
نائب صدر و سکریٹری تبلیغ ... " بڈو میاں صاحب
سکریٹری تعلیم و تربیت ... " دادا بھائی صاحب
نوٹ :۔ جماعت احمدیہ ہبلی کے مقامی حالات کے پیش نظر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ علاقہ کی رپورٹ اور سفارش کے مدنظر مندرجہ بالا احباب کو یکم مئی ۱۹۷۵ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء نامزد کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحیح رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔

(باقی نیچے کالم ۲ دیکھیں)

ناظر اعلیٰ قادیان

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۱۹ ستمبر بروز جمعہ بعد نمازِ مغرب مسجد مبارک میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے مکرمہ صادقہ پروین صاحبہ بنت محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم مبرور احمد صاحب چیمہ ولد مکرم منظور احمد صاحب چیمہ درویش، بعوض تین ہزار روپے حق مہر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

(۲) مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۷۵ء کو مکرم محمد عقیل صاحب قریشی صدر جماعت احمدیہ شاہجہانپور یوپی نے شاہجہانپور میں عزیزہ نجمہ خالدہ قریشی صاحبہ بنت مکرم محمد صادق صاحب قریشی ساکن شاہجہانپور یوپی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ڈاکٹر حفظ الرحمان صاحب ولد مکرم نظام الدین صاحب مرحوم ساکن اعظم گڑھ، بعوض تین ہزار روپے حق مہر کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے برکتوں اور شادمانیوں کا موجب بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین۔

اس خوشی میں دلہن کے والدین نے شکرانہ فنڈ میں مبلغ ۲۵/- روپے۔ اعانتِ بدر میں مبلغ ۱۰/- روپے۔ صدقہ فنڈ میں ۱۰/- روپے اور ڈاکٹر حفظ الرحمان صاحب نے شکرانہ فنڈ میں ۲۵/- روپے اور اعانت بدر میں ۱۰/- روپے نیز مکرم محمد شاہد وسیم صاحب نے شکرانہ فنڈ میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر امورِ عامہ قادیان)

(۳) مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۷۵ء کو مسجد احمدیہ بی بی بازار میں خاکسار نے عزیزم محمد اسد اللہ صاحب ولد مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب بدر فاضل حیدر آباد کا نکاح عزیزہ سلیمہ صادقہ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد السلام صاحب مرحوم حیدر آباد کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ منکوحہ محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی بھتیجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

عزیز محمد اسد اللہ صاحب نے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

نوٹ :۔ مورخہ ۲۵ اگست کو بعد رخصتانہ دعوت ولیمہ کی تقریب عمل میں آئی۔

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

صدقۃ الفطر

اسلامی حکموں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو کم و بیش ۲½ سیر کا ہوتا ہے۔ سالم صاع ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے پہلے ہو جانی چاہئے تاکہ بیواؤں اور یتیموں کو اس رقم سے کھانے اور لباس کیلئے بر وقت امداد کی جا سکے ــــ غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت تین روپے اور نصف صاع کی قیمت ڈیڑھ روپیہ بنتی ہے

ناظر بیت المال آمد قادیان

ہفتۂ تحریکِ جدید

یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر

احبابِ کرام! تحریکِ جدید کا مالی سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ مہربانی کر کے حسبِ سابق ہفتہ تحریکِ جدید منائیے! جس کے لئے یکم تا ۷ اکتوبر کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ہر جماعت سے امید ہے کہ رمضان المبارک کے مبارک عشرہ میں جو کہ آخری عشرہ ہوگا، ہفتہ تحریکِ جدید پوری شان سے منائیں گے۔ جہاں آپ دوسرے فرائض کی ادائیگی سے سبکدوش ہوں گے وہاں اس لازمی چندہ کی پوری پوری ادائیگی کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں گے۔

۱۔ اختتام پذیر ہونے والے سال کی قابلِ ادا رقم پوری ادا کریں۔

۲۔ اس سے پہلے کا بقایا جس کے ذمہ ہو وہ بھی ادا فرمائیں۔

۳۔ جو احباب اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوں، اُن کو آئندہ کے لئے شامل کیا جائے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:—

"یاد رکھو! ...... جو شخص (تحریکِ جدید) میں شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے میری تحریک پر آگے آجائے گا۔ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اُس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر کے احمدیوں کو تلقین فرمائی ہے کہ قربانی کا معیار بلند کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب فاضل انسپکٹر تحریکِ جدید

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر۔ آندھرا۔ میسور۔ مدراس۔ کیرلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریکِ جدید مورخہ ۱۱ ۱۰/۷۵ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ تحریکِ جدید کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے کما حقہ تعاون فرماتے ہوئے وصولی کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۱ ۱۰/۷۵	ہبلی	۱۶ ۱۱/۷۵	۲	۱۸ ۱۱/۷۵
بمبئی	۱۲ ۱۰/۷۵	۶	۱۸	بلگام۔ نند گڑھ۔ لونڈا ائگی سانت دائری۔	۱۸	۲	۲۱
حیدرآباد	۱۹	۱	۲۰	ہبلی	۲۱	۲	۲۳
چندہ پور کاماریڈی	۲۰	۱	۲۱	سورب	۲۴	۱	۲۵
حیدرآباد سکندرآباد	۲۱	۸	۲۹	ساگر	۲۵	۱	۲۶
شادنگر	۲۹	۱	۳۰	شموگہ	۲۶	۲	۲۸
چنتہ کنٹہ۔ وڈمان	۳۱	۴	۵ ۱۱/۷۵	منگلور	۲۹	۲	۲ ۱۲/۷۵
اڈنگور	۵ ۱۱/۷۵	۱	۶	مرکرہ	۲ ۱۲/۷۵	۲	۵
یادگیر	۶	۵	۱۲	مدراس	۶	۲	۸
دیو درگ	۱۱	۱	۱۲	کالکٹہ	۱۰	۵	۱۵
تیماپور۔ شوراپور	۱۲	۲	۱۴	قادیان	۱۷ ۱۲/۷۵	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر فاضل انسپکٹر بیت المال آمد

جماعت ہائے احمدیہ بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ

جماعت ہائے احمدیہ بنگال۔ بہار و اڑیسہ کی اطلاع کے لئے دورہ کا یہ پروگرام شائع کیا جا رہا ہے۔ ان تمام جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر بیت المال کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۱ ۱۰/۷۵	ہنگال	۱۰ ۱۱/۷۵	۱	۱۱ ۱۱/۷۵
کلکتہ	۱۳ ۱۰/۷۵	۶	۱۹ ۱۰/۷۵	کوٹ پلہ	۱۱	۱	۱۲
ڈائمنڈ ہاربر و مضافات	۱۹	۳	۲۲	گنڈچہ پاڑا	۱۲	۱	۱۳
سورو	۲۳	۱	۲۴	روڈ کلہ	۱۴	۲	۱۶
بھدرک	۲۴	۱	۲۵	لسنہ۔ بروہ	۱۷	۲	۱۹
تارا کوٹ	۲۵	۱	۲۶	موسنی بنی مائنز	۲۰	۳	۲۳
کٹک	۲۶	۲	۲۸	جمشید پور	۲۳	۲	۲۵
سرونیا گاؤں	۲۸	۱	۲۹	رانچی	۲۵	۱	۲۶
بھبنیشور	۲۹	۱	۳۰	گیا	۲۶	۱	۲۷
خوردہ کیرنگ	۳۰	۲	۲ ۱۱/۷۵	بھاگلپور برتہ پورہ	۲۷	۳	۳۰
نرگاؤں	۲ ۱۱/۷۵	۱	۳	پکوڑ	۱ ۱۲/۷۵	۱	۲ ۱۲/۷۵
مانکا گوڑا	۳	½	۳	خانپور ملکی	۲	۱	۳
نیا گڑھ	۳	½	۴	بلاری	۳	۱	۴
کھون بانی	۴	۱	۵	مونگھیر	۴	۱	۵
کٹک	۵	۱	۶	اورین	۵	۱	۶
سونگھڑہ	۶	۱	۷	مظفر پور	۶	۱	۷
کیندرا پاڑہ	۷	۱	۸		۷	۲	۹
چودوار	۸	۱	۹	پٹنہ آرہ	۱۰	۲	۱۲
کرڈاپلی	۹	۱	۱۰	قادیان	۱۴ ۱۲/۷۵	-	-

دُعائے مغفرت

مدرسہ احمدیہ قادیان کے ایک طالب علم برادرم نسیم احمد مالاباری کے والد محترم محی الدین کنجو صاحب آدی ناڈ ذکرلہ، مورخہ ۱۸ ستمبر کو وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور اعلیٰ علیین میں جگہ پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار، رفیق احمد مالاباری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان